اسکاٹ لینڈ کے مسلمان

مفتی جنید انور

اسکاٹ لینڈ کا نام آتے ہی مشرقی یورپ کے ایک حسین وسرسبز خطے کا تصور ذہن میں آتا ہے، ویسے عالمی طور پر اسکاٹ لینڈ کو دو باتوں کی وجہ سے شہرت حاصل ہے، پہلی وجہ سراغرسانی اور جاسوسی کے عالمی شہرت یافتہ ادارے 'اسکاٹ لینڈ یارڈ'' کا یہاں واقع ہونا ہے، دوسری وجہ کچھ عجیب مگر دلچسپ سی ہے، وہ یہ کہ اسکاٹش مردوں کو کنجوسی کے معاملے میں عالمی شہرت حاصل ہے۔

اسکاٹ لینڈ میں آبادی کے لحاظ سے 28% فیصد افراد ایسے ہیں جو کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے، 65% افراد کا تعلق عیسائی مذہب سے ہے، عیسائی مذہب سے تعلق رکھنے والوں میں تمام عیسائی گروپوں (چرچ آف اسکاٹ لینڈ، رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ) کے افراد شامل ہیں۔

عیسائیوں کے بعد دوسرا بڑا مذہبی گروہ مسلمانوں کا ہے، جن کی تعداد کل آبادی کا 5 فیصد ہے، دیگر میں یہودی شامل ہیں جن کی آبادی کا 49 فیصد ایسٹ رین فریوشا مرد کے علاقے میں مقیم ہے۔

پس منظر: گزشتہ صدی کی ابتداء سے ہی مسلمانوں کی یہاں آمد شروع ہو چکی تھی، اس آمد کے اسباب اور مقاصد مختلف تھے، ان مقاصد میں پیشہ ورانہ ڈیوٹی، پڑھائی اور اعلیٰ تعلیم، تجارت اور سیاحت شامل تھے۔

مسلمانوں کی قابلِ ذکر آمد 1958ء میں شروع ہوئی، جب مسلم افراد نے یہاں رہائش اختیار شروع کی، تب سے لے کر اب تک مسلمانوں کی ایک قابلِ ذکر تعداد یہاں آباد ہو چکی ہے۔ اسکاٹ لینڈ میں دس ہزار سے زائد مسلمان خاندان مستقل طور پر رہائش پذیر ہیں۔ سیاحت، تجارت اور تعلیم و تربیت کے لئے یہاں کے تعلیمی اداروں میں آنے والے مسلم طلباء اس کے علاوہ ہیں۔

مسلمان اسکاٹ لینڈ کا دوسرا بڑا مذہبی گروہ ہیں، یہاں رہنے والے مسلمانوں میں زیادہ تعداد پاکستانیوں کی ہے۔ یہاں کے رہنے والے مسلمانوں میں عرب، پاکستانی، ترکی، افریقی، ملائشین اور ہندوستانی مسلمان شامل ہیں۔ یہاں کے 67% مسلمان پاکستانی ہیں۔

اکثریتی علاقے: اسکاٹ لینڈ میں بسنے والے مسلمانوں کی تعداد 66,000 ہزار ہے، زیادہ تر مسلمان گلاسگو شہر میں

رہتے ہیں جن کی تعداد 33,000 ہزار ہے، یہ تعداد اسکاٹ لینڈ میں بسنے والے مسلمانوں کی تعداد کا نصف ہے۔ دوسر اشہر جہاں مسلمانوں کی کثیر تعداد رہائش پذیر ہے ایڈن برگ (دارالحکومت) ہے۔ جہاں 15,000 ہزار سے زائد مسلمان رہتے ہیں۔ جن میں سے 10,000 ہزار مسلمان پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں۔

حقائق: یہاں کے مسلمانوں سے متعلق چند حقائق درج ذیل ہیں:

(۱) مسلمان آبادی مجموعی طور پر اسکاٹ لینڈ کے دوسرے بڑے مذہبی گروہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ (۲) %95 مسلمان اپنے مذہب کو اچھا اور عمدہ ترین مذہب تصور کرتے ہیں اور بطور مسلمان اپنی اقدار اور رہن سہن سے مطمئن ہیں۔ (۳) مسلمان آبادی کا زیادہ تر حصہ نوجوان مسلمان آبادی پر مشتمل ہے۔ (۴) مسلمانوں میں سے %67 مسلمان پاکستانی ہیں۔ (۵) %85 مسلم آبادی کے پاس ذاتی گھر ہیں، نیز ان کے ذاتی کاروبار بھی ہیں، گلاسگو کے تمام بڑے گودام مسلمانوں کے پاس ہیں۔ (۶) %68 مسلمان عورتیں کل وقتی ملازمت کرتی ہیں اور 192 پاؤنڈ سے زائد آمدنی حاصل کرتی ہیں۔ (۷) %90 مسلمان مذہبی فرائض ذمہ داری سے ادا کرتے ہیں خصوصاً نماز اور روزہ۔ ۸- جیلوں میں موجود مسلمانوں کی تعداد 150 سے 200 کے درمیان ہے۔ (۹) 31 فیصد مسلمان آبادی 16 سال سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے۔ (۱۰) مسلمانوں میں بے روزگاری کی شرح 13 فیصد ہے جو اسکاٹ لینڈ کی مجموعی شرح بے روزگاری کا دگنا ہے۔ اسکاٹ لینڈ میں شرح بے روزگاری 7 فیصد ہے۔ (۱۱) صحت اور معذوری کے لحاظ سے مسلم آبادی زیادہ متاثر نہیں ہے۔ صرف ادھیڑ عمر اور عمر رسیدہ افراد میں صحت کی خرابی شکایات زیادہ ہیں، خصوصاً 75 سال سے زائد عمر کے مرد حضرات میں سے 26 فیصد اور اسی عمر کی 29 فیصد خواتین نے زیادہ بیماری اور کمزور صحت کی شکایات کی ہیں۔ (۱۲) ملازمت پیشہ مسلمانوں میں سے زیادہ تر مصنوعات کے کارخانوں میں ملازمت کرتے ہیں۔

تعلیمی صورتحال: مسلمانوں میں تعلیمی شعور دن بدن بڑھ رہا ہے، مگر حقیقت میں اسکاٹ لینڈ کے معیارِ خواندگی کے مطابق %39 مسلمان ناخواندہ ہیں، جن کی عمریں 16 سے 74 سال کے درمیان ہیں۔ بقیہ %61 مسلمان تعلیم یافتہ ہیں۔

یہ مسلمان یہاں کے مقامی اسکولوں سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم وعبادات سے روشناس ہونے کے لئے محلے یا ٹاؤن کی مسجد یا اسلامک سینٹر سے رجوع کرتے ہیں۔

اسکاٹ لینڈ میں مختلف اسلامک سینٹرز مذہبی تعلیمی اداروں کی حیثیت سے کام انجام دے رہے ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں:

(۱) مدرسہ الفاروق، گلاسگو، گوون ہل۔

(۲) الہدیٰ اسلامک سینٹر، کراس ہل، گلاسگو، البرٹ روڈ، 65۔

U.K.O.I اسلامک مشن نے ایک سینٹر قائم کیا ہے، جہاں بچوں کو اسلامی تعلیم دی جاتی ہے۔

(۴) مسلم مشن نے گلاسگو میں لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کے لئے ایک علیحدہ مدرسۃ البنات قائم کیا ہے، جہاں بچیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔

(۵) اسکاٹ لینڈ کے پہلے مسلم اسکول کا افتتاح اگست 2005 کے دوسرے ہفتے میں ہو چکا ہے جس کا نام ''اقراء اکیڈمی'' ہے جہاں فی الحال نوجوانوں کے لئے دو کلاسوں کا انتظام کیا گیا ہے جنہیں دینی و دنیاوی تعلیم ایک ساتھ دی جائے گی، اس اسکول کو قائم کرنے کے لئے مسلم ایشیائی تاجروں نے 3,00,000 اسٹرلنگ پاؤنڈ کا تعاون کیا ہے، نیز اس مسلم اسکول کو حکومت کی جانب سے بھی سالانہ گرانٹ ملے گی۔

(۶) ''المکتوم انسٹی ٹیوٹ آف عربک اینڈ اسلامک اسٹڈیز'' یہ ادارہ ڈنڈی میں واقع ہے، اس کا افتتاح شیخ ہمدان بن راشد المکتوم (دبئی کے نائب حکمران) اور وزیر صنعت وتجارت برائے متحدہ عرب امارات نے 6 مئی 2002ء کو کیا۔ اس ادارے کا بڑا مقصد مسلمانوں کو عربی اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا ہے نیز مختلف ایشوز پر تحقیق وتصنیف کے کام کا آغاز بھی ہو چکا ہے، یہ ادارہ مختلف موضوعات پر سیمینار کرانے کا ذمہ دار بھی ہے۔

مساجد: ۱- اسکاٹ لینڈ میں مجموعی طور پر مساجد کی تعداد 30 سے 40 کے بیچ ہے، یہاں کی سب سے بڑی اور مشہور مسجد گلاسگو کی مرکزی مسجد ہے یہ دو ایکڑ رقبے پر بنائی گئی ہے، اس کی تعمیر 1984ء میں شروع ہوئی، تعمیر کی تکمیل کے بعد اس کا افتتاح امام کعبہ اور اس وقت کے رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف نے کیا۔ یہ شاندار مسجد لندن کی ریجنٹ پارک مسجد سے بڑی ہے، اس مسجد کو گلاسگو شہر کا لینڈ مارک سمجھا جاتا ہے، نیز اس کا شمار یورپ کی بڑی مساجد میں ہوتا ہے۔ اب مسجد کے سامنے مزید 4 ایکڑ زمین خریدی گئی ہے تا کہ اس پر ایک عظیم الشان اسلامک سینٹر کی تعمیر کی جائے۔

دوسری بڑی مسجد اسلامک سنٹر آف ایڈن برگ ٹرسٹ کی مسجد ہے، جہاں مسجد کے ساتھ ساتھ لائبریری، لیکچر ہال اور کلاس رومز کی سہولت بھی میسر ہے، مسجد میں تقریباً پندرہ سو 1500 نمازیوں کی گنجائش ہے۔

۳- مصلیٰ السلام کے نام سے قائم یہ مسجد کلاک مینن شائر کے مسلمانوں کو مذہبی سہولتیں مہیا کر رہی ہے اسے قائم ہوئے 2 سال کا عرصہ ہوا ہے۔

۴- سراجیہ اسلامک اسٹڈیز نامی مسجد باتھ گیٹ اور ملحقہ علاقوں میں رہنے والی مسلم آبادی کے لئے خدمات انجام دے رہی ہے۔ یہ مسجد 1994 میں قائم ہوئی۔

۵- فال کرک شائر میں واقع فال کرک اسلامک سنٹر نامی مسجد کا قیام 1990 میں عمل میں لایا گیا۔

۶- اسٹرلنگ شائر کے علاقے میں قائم سنٹرل اسکاٹ لینڈ اسلامک سنٹر کے نام سے معروف یہ مسجد گزشتہ

21 سال سے مقامی مسلمان آبادی کے لئے عبادت گاہ اور مذہبی مرکز جیسی گرانقدر خدمات میں مصروف ہے۔

مسلمانوں کی دیگر مصروفیات: اسکاٹ لینڈ کے مسلمانوں کی مثبت مصروفیات میں ہفتہ وار اسٹڈی سرکلز ہیں جو ہر ہفتے پابندی سے منعقد ہوتے ہیں، یہ اسٹڈی سرکل عربی، انگلش اور اردو میں ہوتے ہیں۔ ایڈن برگ کی مرکزی مسجد میں بچوں کے لئے بھی اسٹڈی سرکل ہوتا ہے۔

ایڈن برگ یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم مسلم طلباء کی تنظیم مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے نام سے کام کر رہی ہے اس کے 35 ممبران ہیں، مسلمان اس تنظیم سے تعاون کرتے ہیں۔

ہیروٹ واٹ یونیورسٹی میں قائم مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے ممبرز کی تعداد 100 سے اوپر ہے، ان تنظیموں کا کام مسلم طلباء کی رہنمائی، ان کی مدد، حقوق کی حفاظت اور مسائل کو حل کرنا ہے۔

''جمعہ کا پیغام'' کے نام سے ایک ہفتہ وار نیوز لیٹر بھی مسلم کمیونٹی کی جانب سے شائع کیا جاتا ہے اور اس کی کاپیاں مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔

اسلام دشمنی: حالات و واقعات کی شماریات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام دشمنی یہاں پر برطانیہ کی نسبت کم ہے، یہاں کے 49% لوگ اسلام فوبیا کا شکار ہیں، 32 فیصد لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ اسکاٹ لینڈ کے رہائشی مسلمانوں سے تعلق قائم کریں چاہے وہ معاشرتی ہو یا خاندانی مگر اقتصادی پہلو کی نسبت سے ناپسندیدگی کی یہ شرح کم ہو کر 15% رہ جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ معاشرے کے افراد مادیت پسند ہونے کی بنا پر اقتصادی نقصان برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔

ذہنی اذیت پہنچانے والے کئی واقعات کی رپورٹ آئی ہے جن میں سے زیادہ تر کا شکار پاکستانی مسلمان ہوئے ہیں۔

مذہبی منافرت کے بعض واقعات میں گالیوں اور گندے لطیفے راہ چلتے مسلمانوں پر کسے گئے، دیگر واقعات میں انہیں نسلی، لسانی اور مذہبی بنیادوں پر خوفزدہ کرنے اور جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی ملتی ہیں۔ ان تمام واقعات میں سے اکثر کے ذمہ دار عام اسکاٹش ہیں۔ 9/11 اور 7/7 کے واقعات کے بعد مسلمانوں کے آپس کے تعلقات میں مضبوطی آئی ہے اور انہوں نے اپنے ہم خیال اسکاٹش افراد کے ساتھ مل کر عراق جنگ کے مخالف مظاہرے اور جلوس منعقد کئے ہیں۔ اس کے باوجود بھی 39 فیصد مسلمانوں کے خیال میں مسلم اور غیر مسلم افراد کے درمیان تعلقات کشیدہ ہیں اور مستقبل میں ان کے منفی اثرات ہوسکتے ہیں۔

مجموعی طور پر اسکاٹ لینڈ کے مسلمانوں کے حالات مناسب ہیں مگر مشکلات و مصائب وہی ہیں جن کا سامنا اس وقت تمام مسلمان کر رہے ہیں۔ ☆......☆